

امام مہدی (ع) کے بارے میں علی (ع) کی چالیس حدیثیں

<?xml encoding="UTF-8">

مقدمہ

* قال رسول الله صلى الله عليه وآله: مَنْ حَفِظَ مِنْ أُمَّتِي حَدِيثًا مِمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهَا عَالِمًا. (1)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: میری امت میں جو بھی چالیس حدیثیں حفظ کرے گا۔ جن کی عوام کو ضرورت ہے۔ خداوند متعال روز قیامت اس کو فقیہ اور دانشور بنا کر محشور فرمائے گا۔ حفظ حدیث کے بارے میں مختلف احتمالات ہیں (2) ان احتمالات سے قطع نظر علمائے سابقین کے درمیان رائج روش یہ تھی کہ وہ عوام کی ضرورت کے مطابق مختلف دینی موضوعات کے حوالے سے چالیس حدیثوں کی تدوین کر کے دینی تعلیمات اور معارف کے نشر و اشاعت کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ اسلامی علماء اور دانشور۔ اسلامی ثقافت کی سرحدوں کے محافظین کی حیثیت سے۔ دینی احکام اور تعلیمات کی حفاظت اور تقویت اور ترویج کی غرض سے اس امر کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ البتہ چالیس حدیثیں حفظ کرنے کے بارے میں کثیر روایات کی سفارش اس بات کا محرک تھی کہ اکثر علماء اپنے علمی، ثقافتی، اور فکری سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ چالیس حدیثوں کے مجموعوں کی تدوین سے بھی غافل نہیں ہوتے تھے۔ اور اس طرح وہ نہ صرف اسلامی ثقافت کے حوالے سے اپنے فرائض کی انجام دہی سے عہدہ برآ ہوتے تھے بلکہ ان روایات میں ثواب اور اخروی جزا و انعام اور فضیلت کا جو وعدہ دیا گیا ہے اسے بھی حاصل کرنے کی بھی کوشش کیا کرتے تھے۔

افسوس کا مقام ہے کہ تعلیم اور تبلیغ کی نئی روشوں کے رائج ہونے کے بعد چالیس حدیثوں کی تدوین کا سلسلہ بھی فراموشی کا شکار ہوا یا کم از کم اس کی رونق ماند پڑ گئی؛ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حالات میں مشینی زندگی کی وجہ سے انسانوں کے پاس وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری موضوعات میں چالیس حدیثوں کے مجموعوں کی تدوین پہلے سے بھی زیادہ مفید اور سودمند ہے۔ ہمارا دور غیبت امام (ع) کا دور ہے اور اس دور میں امامت کے مسئلے کی طرف توجہ اور امام زمانہ (ع) سے متعلق تعلیمات سے روشناسی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اور دوسری طرف سے اس موضوع کی صحیح شناخت کا راستہ پیغمبر اسلام (ص) اور ائمہ معصومین (ع) کی احادیث و روایات کی طرف رجوع کا راستہ ہے۔ چنانچہ ہم نے حضرت امیرالمؤمنین (ع) کے فرامین و ارشادات کا جائزہ لیا اور ان روایات کو اس مجموعے میں جن کا تعلق حضرت صاحب الزمان (ع) کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں، آپ کی زندگی کے واقعات و حوادث، آپ کے دوستوں اور اصحاب کی خصوصیات اور آپ کے دوران حکومت سے ہے۔ ترتیب سے اکٹھا کر لیا ہے۔ اور چالیس حدیثوں کے مجموعے کی صورت میں شائقین کے استفادے کے لئے ان کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں؛ امید ہے کہ ہماری یہ ناچیز خدمت اپنی حد تک فرہنگ انتظار کی ترویج میں مدد و معاون ہو۔

زمین حجت سے خالی نہیں رہتی

مکتب اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کے مطابق انسان امام معصوم (ع) کے بغیر نہیں رہتا اور زمین کبھی بھی خدا کی حجت حق سے خالی نہیں رہتی۔ کیونکہ امام معصوم کے بغیر انسان کے لئے صحیح ہدایت اور کمال میسر نہیں ہوسکتا۔ علاوہ ازیں نظام کائنات کا وجود اور دوام خداوند متعال کی حجتوں کی برکت سے ہے۔ اس حقیقت پر رسول اللہ (ص) اور ائمہ طاہرین (ع) کی روایات میں متعدد بار تصریح و تاکید ہوئی ہے؛ البتہ امام کی موجودگی کی کیفیت حالات پر منحصر ہے؛ کبھی تو حالات کسی حد تک سازگار ہوتے ہیں اور امام معاشرے میں اعلانیہ طور پر حاضر ہوتے ہیں اور لوگ بھی انہیں پہچانتے ہیں اور امام لوگوں کی دسترس میں ہوتے ہیں اور لوگوں کی بیچ رہتے ہیں مگر بعض حالات میں امام (ع) کی زندگی کو خطرہ ہوتا ہے یا ان مصلحتوں کی بنا پر - جو صرف خدا کے علم میں ہوتے ہیں - مشیت الہی کے تقاضوں کے مطابق لوگوں کی آنکھوں سے دور ہو کر رہتے ہیں۔ اس حوالے سے متعدد روایات وارد ہوئی ہیں۔ اس موضوع سے بیشتر آگہی کے لئے امام علی (ع) کی دو حدیثیں نقل کی جارہی ہیں:

* عن علی علیہ السلام قال: اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَابَدٌ لِّاَرْضِكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلٰی خَلْقِكَ، يَهْدِيهِمْ اِلٰى دِيْنِكَ وَ يَعْلَمُهُمْ عِلْمَكَ لَوْلَا تَبَطُّلُ حُجَّتِكَ وَ لَا يَضِلُّ اَتْبَاعُ اَوْلِيَائِكَ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَهُمْ بِهِ اَمَّا ظَاهِرُ لَيْسَ بِالْمَطَاعِ اَوْ مَكْتَتَمٌ مَّتَرَقِّبٌ، اِنْ غَابَ عَنِ النَّاسِ شَخْصُهُ فِىْ حَالِ هِدَايَتِهِمْ فَاِنَّ عِلْمَهُ وَ اَدَابَهُ فِىْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُثَبَّتَةٌ، فَهَمْ بِهَا عَامِلُونَ. (3)

امیرالمؤمنین علی (ع) بارگاہ الہی میں دست بدعا ہو کر فرماتے ہیں: بارخدایا! تیری زمین کے لئے ہر وقت ضرورت ہے کہ روئے زمین پر تیرے بندوں کے اوپر تیری حجت ہو جو لوگوں کو تیرے دین کی طرف ہدایت و راہنمائی فراہم کر دے اور لوگوں کو تیرے علم کی تعلیم دیا کرے تا کہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء کے پیروکار - تیری طرف سے ہدایت پانے کے بعد - گمراہی اور ضلالت سے بچے رہیں۔ تیری حجت یا تو ظاہر و آشکار ہے جبکہ لوگ اس کی اطاعت نہیں کرتے یا پھر آنکھوں سے اوجھل ہے اور لوگ اس کا انتظار کرتے ہیں۔ گوکہ لوگوں کی ہدایت ہی کی حالت میں اس کا جسم اور ظاہری وجود لوگوں سے اوجھل اور غائب ہے مگر اس کا علم اور اس کے آداب مؤمنین کے قلوب میں برقرار اور استوار ہوتے ہیں اور وہ اس علم اور ان آداب پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

* اللّٰهُمَّ بَلٰى لَا تَخْلُوْا الْاَرْضَ مِنْ قَائِمٍ لِّلّٰهِ بِحُجَّةٍ: اَمَّا ظَاهِرًا مَّشْهُورًا وَّ اَمَّا خَائِفًا مَّغْمُورًا لِّئَلَّا تَبْطُلَ حُجْجُ اللّٰهِ وَ بَيِّنَاتُهُ وَ كَمْ ذَا وَاَيْنَ؟ اَوْلٰئِكَ وَاللّٰهُ الْاَقْلَوْنَ عِدَدًا وَّ الْاَعْظَمُونَ عِنْدَ اللّٰهِ قَدْرًا يَحْفَظُ اللّٰهُ بِهِمْ حُجَّجَهُ وَ بَيِّنَاتِهِ... اَوْلٰئِكَ خَلَفَاءُ اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهِ وَ الدَّعَاةِ اِلٰى دِيْنِهِ. (4)

... بارخدایا! بے شک ایسا ہی ہے، زمین حق کے لئے قیام کرنے والے امام سے خالی نہیں رہتی؛ وہ یا تو آشکار و ظاہر اور معروف و مشہور ہوتا ہے یا خائف اور نہاں؛ تا کہ خدا کی روشن حجتیں اور دلیلیں (یعنی دین کے اصول و احکام اور انبیاء کی تعلیمات) نیست و نابود نہ ہوں۔ اور یہ کہ ان کی تعداد کتنی ہے اور وہ کہاں ہیں؟ خدا کی

قسم ان کی تعداد بہت کم ہے مگر ان کی قدر و منزلت خدا کے نزدیک بہت عظیم ہے؛ خدا ان کے ذریعے اپنی حجتوں اور روشن دلیلوں کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ روئے زمین پر خدا کے جانشین اور نمائندے ہیں اور لوگوں کو دین اور خدا کے احکام و قوانین کی طرف بلاتے ہیں...

حضرت مہدی علیہ السلام کا نسب

علی (ع) کے کلام میں امام زمانہ (ع) کی تعارف کے سلسلے میں کثیر روایات پائی جاتی ہیں۔ اور ایک لحاظ سے ان روایات کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ آپ (ع) ایک قسم کی روایات میں امام زمانہ (ع) کو اپنے فرزند کی حیثیت سے متعارف کراتے ہیں؛ دوسری قسم کی روایات میں آپ کو حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کی اولاد میں اور تیسری قسم کی روایات میں آپ کو امام حسین (ع) کی اولاد میں شمار کرتے ہیں۔

* عن ابی جعفر محمد بن علی علیہ السلام قال: خطب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام بالكوفة بعد منصرفه من النهروان... فحمد الله و اثنی علیہ و صلی علی رسول الله صلی الله علیہ و آلہ و ذکر ما انعم الله علی نبیہ و علیہ ثم قال: ...و مِنْ وُلْدِی مَهْدِیْ هَذِهِ الْأُمَّةُ (5)

امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں: امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (علیہما السلام) جنگ نہروان کے بعد کوفہ لوٹے تو آپ نے (ع) نے لوگوں کے لئے خطبہ پڑھا... اس خطبے میں آپ (ع) نے سب سے پہلے خداوند متعال کی حمد و ثناء ادا کی اور رسول اللہ (ص) پر دورد و سلام بھیجا اور ان نعمتوں کو یاد کیا جو خداوند متعال نے رسول اللہ (ص) اور خود آپ (ع) پر عنایت کی تھیں اور پھر فرمایا: ... «اور میری اولاد میں سے ہیں اس امت کے مہدی»۔

* عن زرّبن حبیب سمع علیاً [علیہ السلام] یقول: المهدیّ رجلٌ منّا منْ وُلْدِ فاطمة. (6)

زرّبن حبیب نے امیر المؤمنین (ع) کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی ہم اہل بیت سے اور حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی اولاد میں سے ہیں۔

* ...عن علی بن موسی الرضا علیہ السلام عن ابیہ... عن ابیہ امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام انه قال: التَّاسِعُ مِنْ وُلْدِکَ یَا حُسَیْنُ هُوَ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ... (7)

... حضرت امام رضا (ع) اپنے والد بزرگوار امام موسی بن جعفر (ع) سے اور وہ بھی اپنے والد سے... اور امام سجاد (ع) اپنے والد ماجد حضرت امام حسین (ع) سے اور امام حسین (ع) امیر المؤمنین علی بن ابیطالب (علیہما السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (امام حسین (ع) سے مخاطب ہو کر) فرمایا: میرے فرزند حسین! تمہاری اولاد میں «نواں» قائم بر حق (مہدی (ع)) ہے...

* عن ابن العياش قال: حدثني الشيخ الثقة ابوالحسين بن عبدالصمد بن علي... عن نوح بن دراج عن يحيى عن الاعمش... انهم كانوا عند علي بن ابيطالب عليه السلام... و اذا اقبل الحسين عليه السلام يقول: بأبي انت يا ابا ابن خيرة الاماء. فقليل يا اميرالمؤمنين ما بالك؟ تقول... هذا للحسين عليه السلام؟ و من ابن خيرة الاماء؟ فقال: ذاك الفقيد الطريد الشريد م-ح-م-د بن الحسن بن علي بن محمد بن علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين هذا و وضع يده على رأس الحسين عليه السلام. (8)

ابن عياش اپنی کتاب «مقتضب» میں لکھتے ہیں: شیخ ابوالحسين بن عبدالصمد بن علي نے نوح بن دراج اور کئی دیگر افراد سے نقل کیا کہ یہ افراد امام اميرالمؤمنين علي (ع) کی خدمت میں شرفیاب تھے کہ امام حسين (ع) وارد ہوئے۔ حضرت امیر (ع) نے امام حسين (ع) سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارا باپ تم پر فدا ہو اے بہترین کنیزوں (8-1) کے بیٹے کے باپ!

آپ (ع) سے کہا گیا: یا اميرالمؤمنين سبب کیا ہے کہ آپ امام حسين (ع) کے لئے یہ تعبیرات بروئے کار لاریے ہیں؟ بہترین کنیزوں کا بیٹا کون ہے؟

حضرت علي (ع) نے جواب میں فرمایا: وہ ایک گمشدہ ہے جو اپنے اقارب اور رشتہ داروں اور اپنے وطن سے دور ہے۔ اس کا نام «م - ح - م - د» ہے اور حسن بن علي بن محمد بن علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين کا فرزند ہے؛ اس کے بعد آپ نے اپنا دست مبارک امام حسين (ع) کے سر مبارک پر رکھا اور فرمایا: حسين یہی ہیں۔

مہدی علیہ السلام کا خاندان

اميرالمؤمنين (ع) حضرت مہدی (ع) کے خاندان کا تعارف کراتے ہوئے مختلف تعبیرات سے استفادہ کرتے ہیں اور ہر تعارف حقائق کے کسی ایک پہلو پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تعبیرات جب دیگر ائمہ طاہرین (علیہم السلام) سے منقولہ دیگر تعبیرات و توصیفات کے ساتھ ملادیا جائے تو انسان ان کا مطالعہ کر کے امام مہدی (ع) کی ذات با برکات سے پوری طرح سے واقف ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ (ع) ایک مقام پر فرماتے ہیں: مہدی قریش میں سے ہیں۔

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: مہدی بنوہاشم میں سے ہیں۔

تیسرے مقام پر فرماتے ہیں: مہدی عترت نبی (ص) لی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں سے ہیں...

ان میں سے ہر تعبیر امام زمانہ (ع) کی شخصیت کے کسی ایک پہلو پر دلالت کرتی ہے۔ جبکہ الفاظ اور عبارات کا یہ اختلاف کسی تضاد و تنافی کا باعث نہیں بنتا اور یہ سب تعبیرات ایک ہی نورانی حقیقت کے اوصاف کو روشن کرتی ہیں۔

* عن الحسين بن علي عليه السلام قال: جاء رجل الي اميرالمؤمنين عليه السلام فقال له: يا اميرالمؤمنين نبئنا بمهديكم هذا؟ فقال: اذا درج الدارجون و قلّ المؤمنون و ذهب المجلبون فهناك. فقال: يا اميرالمؤمنين عليك السلام ممّن الرجل؟ فقال عليه السلام: من بني هاشم من ذروة طود العرب... (9)

امام حسين بن علي (ع) سے منقول ہے کہ: ایک شخص اميرالمؤمنين (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض

کیا: یا امیرالمؤمنین! ہمیں مہدی آل محمد (ع) کے بارے میں بتائیں۔ امیرالمؤمنین (ع) نے فرمایا: جب جانے والے چلے جائیں اور اہل ایمان کی تعداد کم ہو جائے اور بلوائی اور جنگ پسند عناصر نیست و نابود ہو جائیں ایسے ہی حالات میں وہ ظہور کریں گے۔

پوچھنے والے شخص نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! درود و سلام ہو آپ پر! ہمیں یہ بھی بتائیں کہ حضرت مہدی (ع) کس خاندان سے ہیں؟

حضرت امیر (ع) نے فرمایا: وہ بنو ہاشم میں سے ہیں جو عرب کا بہترین خاندان اور شرف و جوانمردی کی چوٹی سمجھا جاتا ہے۔

*... عن ابن زبیر الغافقی، سمع علیاً علیہ السلام یقول ہو من عترۃ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ (10)

منقول ہے کہ ابن زبیر غافقی نے علی بن ابیطالب (ع) کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی (ع) نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی عترت میں سے ہیں۔

* قال علی بن ابی طالب علیہ السلام: ہو فتی من قریش... (11)

علی بن ابیطالب (ع) نے فرمایا: وہ (حضرت مہدی (ع) (قبیلہ قریش سے ہیں۔

حضرت مہدی علیہ السلام کا نام مبارک

امیر المؤمنین (ع) کے کلام میں حضرت امام زمانہ (ع) کا نام مبارک مختلف روشوں سے سامنے آتا ہے: ایک مقام پر آپ (ع) کے نام پر تصریح حرام قرار دی گئی ہے؛ دوسرے مقام پر آپ (ع) کا نام اشارتاً لیا گیا ہے اور آخر کار ایک مقام پر صراحت کے ساتھ آپ (ع) کا مخصوص نام سامنے لایا گیا ہے۔

*... عن جابر بن یزید الجعفی قال: سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول: سأل عمر امیرالمؤمنین علیہ السلام عن

المہدی فقال: یا ابن ابی طالب اخبرنی عن المہدی ما اسمہ؟ قال علیہ السلام: اما اسمہ فلا، ان حبیبی و خلیلی عہد الی ان لا احدث باسمہ حتی یبعثہ اللہ عزوجل و هو ممّا استودع اللہ رسولہ فی علمہ. (12)

جابر بن یزید جعفی کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر (ع) کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ایک روز عمر بن خطاب نے امیرالمؤمنین (ع) سے کہا: اے فرزند ابوطالب! مہدی کا نام کیا ہے؟ مجھے ان کا نام بتائیں۔

علی (ع) نے فرمایا: میں ان کا نام زبان پر نہیں لاتا کیونکہ میرے حبیب و خلیل (حضرت محمد (ص)) نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ میں ان کا نام کسی کے سامنے بیان نہ کروں حتیٰ کہ خداوند متعال انہیں مبعوث فرمائے اور یہ ان امور میں سے ہے جو خداوند عز و جل نے اپنے نبی (ص) کے پاس امانت و ودیعت کے طور پر رکھے ہیں۔

*...عن علی بن ابیطالب علیہ السلام قال: المهدی مولدہ بالمدينة من اهل بیت النبى اسمہ اسم نبی... (13)

علی بن ابیطالب (ع) نے فرمایا: مہدی (ع) کی ولادت مدینہ میں ہوگی؛ وہ اہل بیت (ع) میں سے ہیں اور وہ ایک نبی کے ہم نام ہیں۔ امیرالمؤمنین (ع) سے منسوب ایک شعر میں اسی بارے میں فرمایا گیا ہے:

فثم يقوم القائم الحق منكمو بالحق ياتيكم و بالحق يعمل سمي نبی اللہ نفسی فدائه فلا تخذلوه يا بنی و عجلوا (14)

اس کے بعد تم ہی میں سے قائم بالحق قیام کریں گے وہ حق ساتھ لائیں گے اور حق پر عمل پیرا ہونگے میری جان ان پر فدا ہو کہ وہ نبی اللہ (ص) کے ہمنام ہیں اے میرے فرزندو! انہیں بے یار و یاور نہ چھوڑو اور ان کی نصرت کے لئے عجلت سے کام لو

* عن علی علیہ السلام قال: اسم المهدی محمد (15)

حضرت علی (ع) نے فرمایا: حضرت مہدی (ع) کا نام «محمد» ہے۔

مہدی علیہ السلام کا چہرہ مبارک

امیرالمؤمنین (ع) کی روایات کے ایک حصے میں حضرت امام مہدی (ع) کی جسمانی خصوصیات اور بدنی امتیازات کی طرف اشارے ہوئے ہیں۔ ایک روایت میں یہ خصوصیات کلی طور پر بیان ہوئی ہیں۔ جہاں آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی (ع) خلقت کے لحاظ سے نبی اکرم (ص) سے شبہت رکھتے ہیں مگر دیگر روایات میں امام زمانہ کے چہرے اور اعضاء جسمانی کی خصوصیات بیان کرتے ہیں۔ حضرت امیر (ع) حضرت مہدی (ع) کی جسمانی خصوصیات کے بارے میں فرماتے ہیں:

*...فقال علیہ السلام: رجلٌ اجلی الجبین، اقنى الأنف، ضخم البطن، اذیل الفخذین، ابلج الثنایا، بفخذہ الیمنی شامة. (16)

امام مہدی کی جبین بلند اور درخشان؛ ناک نقشے کی تراش خوبصورت؛ پیٹ نسبتاً بڑا اور ران چوڑے ہیں؛ دانت سفید اور چمکیلے ہیں اور دائیں ران پر ایک نشان ہے۔

مہدی علیہ السلام کے اوصاف

حضرت امیر (ع) کی بعض روایات میں امام زمانہ (ع) کی روحانی اور اخلاقی خصوصیات بیان ہوئی ہیں؛ مثال کے طور اس روایت کی طرف توجہ فرمائیں:

*...ثم رجع الى صفة المهدي عليه السلام فقال: اوسعكم كهفا و اكثركم علما و اوصلكم رحما، اللهم فاجعل بيعته خروجا من الغمة و اجمع به شمل الامة... (17)

حضرت امير (ع) نے اپنا ایک خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت مہدی (ع) کے اوصاف پر روشنی ڈالتے ہوئے اور فرماتے ہیں: آپ کا آستانہ - بے پناہ لوگوں کو پناہ دینے کے سلسلے میں - تم سب کے آستانوں سے وسیع تر ہے؛ آپ کا عمل و دانش تم سب سے زیادہ ہے؛ اور تم سب سے زیادہ صلہٴ ارحام کا لحاظ رکھنے والے (اور اقارب کا حق قربت ادا کرنے والے) ہیں؛ پروردگارا! ان کی بیعت کو غم و اندوہ کے پردوں سے نکلنے کا سبب قرار دے اور امت اسلامی کے اختلاف و تفرقے کو آپ کے ہاتھوں یگانگت و یکجہتی میں بدل دے...

*...عن اصبغ بن نباته قال: سمعت اميرالمؤمنين عليه السلام يقول: صاحب الامر الشريد الطريد الفريد الوحيد. (18)

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے امیرالمؤمنین (ع) کو فرماتے ہوئے سنا: صاحب الامر (مہدی (ع)) وہ ہیں جو دور افتادہ سرزمینوں میں سکونت اختیار کرتے ہیں اور لوگوں سے دوری اختیار کرکے تنہائی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت

حضرت مہدی (ع) کی زندگی کے اہم واقعات میں سے ایک نہایت اہم واقعہ غیبت کا وقوع ہے۔ یہ واقعہ دو مرحلوں میں رونما ہوا ہے۔ غیبت صغریٰ جو 260 ہجری میں امام حسن عسکری (ع) کی شہادت کے بعد واقع ہوئی اور 329 ہجری تک جاری رہی۔ غیبت کبریٰ، جو 329 ہجری میں غیبت صغریٰ کے خاتمے پر شروع ہوئی اور آج تک جاری ہے۔ امیرالمؤمنین (ع) کے ارشادات میں اس موضوع اور دوران غیبت پیش آنے والے واقعات کی طرف بھی اشارے ہوئے ہیں۔ ایک روایت کے ضمن میں - جسے حضرت عبد العظیم حسنی (ع) نے سلسلہ سند کے ساتھ علی بن ابیطالب (ع) سے نقل کیا ہے - یوں وارد ہوا ہے:

*...عن اميرالمؤمنين عليه السلام قال: للقائم مَنَّا غيبة امدھا طويل کاَنی بالشیعة یجولون جولان النعم فی غیبتہ یطلبون المرعى فلا یجدونه، ألا فمن ثبت منهم علی دینہ و لم یَقْسُ قَلْبُهُ لطول امد غیبة امامہ فهو معی فی درجتی یوم القيامة. (19)

امیرالمؤمنین (ع) نے فرمایا: ہمارے قائم کے لئے ایک غیبت ہے جس کی مدت بہت طویل ہوگی۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعیان اس زمانے میں بن مالک ریوڑ کی مانند دشت و صحرا میں منتشر ہوکر چراگاہ و مرتع کی تلاش میں ہیں، مگر ان کی یہ تلاش بے سود ہے۔ [یعنی امام کو ڈھونڈنے نکلتے ہیں مگر آپ (ع) تک نہیں پہنچ پاتے]۔

آگاہ رہو! اس دور میں ان (شیعیان) میں سے جو بھی اپنے دین اور عقیدے پر استوار رہے اور اپنے امام کی طویل غیبت کی وجہ سے سنگدلی اور قساوت قلبی کا شکار نہ ہو، وہ روز قیامت میرے پاس اسی مقام پر ہوگا جہاں

* ... عن الاصبغ بن نباته عن امير المؤمنين عليه السلام انه ذكر القائم عليه السلام فقال: أما ليغيبن حتى يقول الجاهل: ما لله في آل محمد حاجة. (20)

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین (ع) نے حضرت قائم (ع) کو یاد کیا اور فرمایا: آگاہ رہو کہ ان کی غیبت طویل ہوگی یہاں تک کہ [جو لوگ خدا کی مصلحتوں سے] آگہی نہیں رکھتے کہہ دیں گے: خدا کو آل محمد (ص) کی حاجت نہیں ہے اور آل محمد (ص) کے لئے خدا کے پاس کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ یعنی یہ کہ نادان لوگ امام کی طویل غیبت کی وجہ سے آپ (ع) کے ظہور سے مایوس اور ناامید ہو جائیں گے۔

امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کا سبب

امام عصر (ع) کی غیبت کے لئے اہل بیت علیہم السلام کی روایات کے مجموعے میں متعدد حکمتیں اور اسباب بیان ہوئے ہیں۔ امیر المؤمنین (ع) کی روایات میں کم از کم تین اسباب بیان ہوئے ہیں؛ یعنی: اہل ہدایت کا اہل گمراہی و ضلالت سے پہچانا جانا امام کی گردن پر سلاطین اور حکمرانوں کی بیعت کا نہ ہونا لوگوں کی کوتاہیاں، ظلم و ستم اور نا شکری حضرت امیر علیہ السلام کے کلام میں فلسفہ غیبت کے یہ تین اسباب بیان ہوئے ہیں۔

* إِنَّ الْقَائِمَ مَتَّأ إِذَا قَامَ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ فَلِذَلِكَ تَخْفَى وَلَادَتُهُ وَ يَغِيبُ شَخْصَهُ. (21)

بتحقیق ہمارے قائم جب قیام کریں گے کسی کی بیعت ان کی گردن پر نہ ہوگی؛ اسی وجہ سے ان کی ولادت مخفی ہوگی اور خود بھی لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے۔

* ...فَقَالَ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ...أَمَّا وَاللَّهِ لَأَقْتُلَنَّ أَنَا وَ ابْنَايَ هَذَانِ وَ لِيَبْعَثَنَّ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَطَالِبُ بِدِمَائِنَا وَ لِيَغِيبَنَّ عَنْهُمْ تَمَيِّيزَا لَاهِلِ الضَّلَالَةِ حَتَّى يَقُولَ الْجَاهِلُ مَا لِلَّهِ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مِنْ حَاجَةٍ. (22)

امیر المؤمنین (ع) نے امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کی موجودگی میں فرمایا: لوگو! آگاہ رہو کہ میں اور میرے یہ دو بیٹے قتل کئے جائیں گے۔ اور آخر الزمان میں خداوند متعال میری اولاد میں سے ایک مرد کو مبعوث فرمائے گا تا کہ ستمگروں سے ہمارے خون کا مطالبہ کریں؛ وہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہوں گے تا کہ گمراہی اور ضلالت میں مبتلا لوگ دوسروں سے پہچانے جائیں [اور ان کی تمیز و تشخیص ممکن ہو جائے] اور یہ غیبت اتنی طویل ہو جائے گی کہ نادان لوگ کہہ دیں گے کہ خداوند متعال کا آل محمد (ص) کے لئے کوئی منصوبہ ہے نہیں ہے۔

* ...ان امير المؤمنين عليه السلام قال على منبر الكوفة...: واعلموا ان الارض لا تخلو من حجة لله و لكن الله

سيعمی خلقه منها بظلمهم و جورهم و اسرافهم علی انفسهم. (23)

... مفضل بن عمر نے امام صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: ایک روز امیرالمؤمنین (ع) نے مسجد کوفہ کے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا: ... لوگو! جان لو کہ زمین کبھی بھی حجت خدا (امام معصوم) سے خالی نہ رہے گی؛ لیکن خداوند متعال بہت جلد لوگوں کو ظلم و ستم اور اپنے اوپر اسراف کی وجہ سے اپنی حجت کے دیدار سے محروم فرمائے گا۔ [یعنی لوگ اپنے بے اعمال کی وجہ سے مستقبل میں امام معصوم (ع) کی ملاقات سے محروم ہو جائیں گے]۔

انتظار فَرَج کی فضیلت

جیسا کہ پیشتر اشارہ ہوا، امام زمانہ کی غیبت کے دور میں بہت ہی شدید قسم کی مشکلات اور دشواریاں ظاہر ہونگی اور صورت حال یہ ہوگی کہ بہت سے لوگوں کے عقائد ان مصائب و مسائل کی وجہ سے متزلزل ہو جائیں گے۔ اہل بیت علیہم السلام کی روایات میں اس قسم کے خطرات کا سدباب کرنے کے لئے بہت سے تنبیہات دی گئی ہیں اور لوگوں کے ذہن کو روشن کیا گیا ہے۔ ان ہی ہدایات و تنبیہات کے دو نمونے حضرت امیر علیہ السلام کے کلام میں وارد ہوئے ہیں:

* عن محمد بن مسلم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: ... قال علی علیہ السلام: ... انتظروا الفرج و لا تیأسوا من روح اللہ، فان احبّ الاعمال الی اللہ عزوجلّ انتظار الفرج... و المنتظر لأمرنا کالمُتَشَحِّطِ بدمہ فی سبیل اللہ. (24)

محمد بن مسلم امام صادق (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ع) نے اپنے آباء طاہرین سے نقل کیا ہے کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: [امام زمانہ (ع)] کے فَرَج [و فراخی کے ایام] کا انتظار کرو اور خدا کی عنایات و توجہات سے ناامید مت ہوں۔ بے شک خداوند متعال کی بارگاہ میں بہترین و برترین عمل [امام زمانہ (ع)] کے فَرَج [و فراخی کے ایام] کا انتظار ہے۔

حضرت امیر علیہ السلام نے انتظار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا: جو شخص ہمارے امر [امام زمانہ (ع)] کے فَرَج کا انتظار کرے گا، اس مجاہد کی مانند ہوگا جو راہ حق میں اپنے خون میں رنگا ہوا ہو [یعنی اس کا اجر شہید کے برابر ہوگا]۔

* قال زید بن صوحان العبدی: یا امیرالمؤمنین! أی الاعمال احبّ الی اللہ عزوجلّ؟ قال علیہ السلام: انتظار الفَرَج من اعظم الفَرَج. (25)

زید بن صوحان عبدی نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! بارگاہ الہی میں سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ فرمایا: انتظار فَرَج۔

آخر الزمان کے لوگوں کا احوال

کہا جاسکتا ہے کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام کے کلام میں امام زمانہ سے متعلق معارف و تعلیمات کا سب سے بڑا حصہ آخر الزمان کے حالات اور اس دور میں رونما ہونے والے حادثات و واقعات سے مختص ہے۔ حضرت امیر (ع) اس دور کے واقعات بیان کرتے ہوئے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تدبیریں بھی بیان فرماتے ہیں۔ یہ حوادث اور واقعات ثقافتی، معاشرتی، اخلاقی، تربیتی اور طبیعی مسائل پر مشتمل ہیں؛ چونکہ ان میں سے بہت سے مسائل اور خصوصیات کا ہمارے دور میں - کم از کم زندگی کے بعض شعبوں میں - مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، یہاں ہم ان واقعات و حوادث سے بہتر آگہی حاصل کرنے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بہتر تدبیریں اخذ کرنے کی غرض سے بعض نمونے پیش کرتے ہیں۔ اس امید کے ساتھ کہ ہماری زیادہ سے زیادہ ہوشیاری و بیداری کا سبب ہوں اور ان امور سے آگہی حاصل کرنے کے بعد ان کے منفی عارضوں سے اپنے آپ اور اپنے معاشرے کو بچاسکیں۔

* يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَقْرَبُ فِيهِ إِلَّا الْمَاجِلُ وَ لَا يَظَرُفُ فِيهِ إِلَّا الْفَاجِرُ، وَ لَا يَضَعُفُ فِيهِ إِلَّا الْمُنْصِفُ، يَعْدُونَ الصَّدَقَةَ فِيهِ غُرْمًا، وَ صَلََةُ الرَّجِمِ مَنًّا، وَ الْعِبَادَةُ اسْتِطَالَةً عَلَى النَّاسِ! فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ السُّلْطَانُ بِمَشُورَةِ الْإِمَاءِ وَ أَمَارَةِ الصَّبِيَانِ وَ تَدْبِيرِ الْخَصِيَانِ. (26)

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب چغل خوروں کے سوا کوئی مقرب نہ ہوگا؛ بدکار اور فاجر لوگ ہوشیار اور زیرک سمجھے جائیں گے؛ منصف افراد کمزور سمجھے جائیں گے؛ خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کو تاوان سمجھا جائے گا؛ صلہ ارحام اور رشتہ داروں اور اقرباء کے ساتھ آنا جانا احسان کے طور پر سرانجام دیا جائے گا؛ اور خدا کی بندگی اور اطاعت کو لوگوں پر فاخر [فخر فروشی] کا وسیلہ قرار دیا جائے گا؛ ایسے زمانے میں حکومت عورتوں کے مشورے، بچوں کی امارت اور خواجہ سراؤں کی تدبیر سے ہوگی۔

* روى اصْبَغُ بنِ نَبَاتِه عن اميرالمؤمنين عليه السلام قال: سمعته يقول: يظهر في آخر الزمان و اقتراب الساعة و هو شرّ الازمنة نسوة كاشفات عاريات متبرجات، من الدين خارجات، و الى الفتن مائلات، و الى الشهوات و اللذات مسرعات، للمحرمات مستجلات، و في جهنم خالدات. (27)

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے امیرالمؤمنین (ع) کو فرماتے ہوئے سنا کہ: آخر الزمان میں - جو کہ بدترین زمانہ ہے - جب قیامت قریب ہو جائے گی؛ ایسی عورتیں ظاہر ہونگی جو بے پردہ ہیں؛ ان کی زینتیں آشکار اور ہویدا ہیں؛ وہ عام لوگوں کی نظروں کے سامنے چلتی پھرتی ہیں؛ وہ دین سے خارج ہوجاتی ہیں (اور احکام دین کی پابندی نہیں کرتیں)؛ فتنہ انگیز امور میں داخل ہوتی ہیں؛ شہوتوں اور لذت جوئیوں کی طرف مائل ہوتی ہیں؛ خدا کے حرام کو حلال سمجھتی ہیں؛ ایسی عورتیں جہنم میں باقی رہیں گی۔

* و فقهاؤهم يفتون بما يشتهون، و قضاؤهم يقولون مالا يعلمون و أكثرهم بالزور يشهدون! من كان عنده دراهم كان موقراً مرفوعاً و من يعلمون انه مقلّ فهو عندهم موضوع (28)

آخرالزمان کے فقہاء اپنی دلی خواہشات کے مطابق فتوے دیں گے؛ ان کے قاضی ایسی چیزوں پر فیصلے سنائیں گے جنہیں وہ جانتے تک نہیں؛ ان کی اکثریت جھوٹی شہادتیں دیتے ہیں؛ ان کے نزدیک دولتمند و صاحب مال افراد عزیز و محترم ہوتے ہیں جبکہ غریب اور بے مال و منال لوگ ان کے نزدیک حقیر اور خوار ہوتے ہیں۔

* عن النزال بن سبرة قال خطبنا علي بن ابيطالب عليه السلام فحمد الله و اثني عليه، ثم قال: سلوني ايها الناس قبل ان تفقدوني ثلاثاً فقام اليه صعصعة بن صوحان، فقال: يا اميرالمؤمنين! متى يخرج الدجال؟... فقال عليه السلام احفظ! فان علامة ذلك اذا امات الناس الصلاة، واضاعوا الامانة و استحلوا الكذب، و اكلوا الربا، و اخذوا الرشا، و شيدوا البنيان و باعوا الدين بالدنيا و استعملوا السفهاء و شاوروا النساء، و قطعوا الارحام، و اتبعوا الاهواء و استخفوا بالدماء و كان الحلم ضعفاً، و الظلم فخرأ... (29)

نزال بن سمرہ کہتے ہیں: علی بن ابیطالب (ع) نے ہمارے لئے خطبہ پڑھا اور خدا کی حمد و ثناء ادا کی اور تین مرتبہ فرمایا: مجھ سے پوچھو قبل اس کے کہ میں تمہارے درمیان سے اٹھ جاؤں؛ چنانچہ صعصعہ بن صوحان اٹھے اور عرض کیا:

یا امیرالمؤمنین! دجال کس زمانے میں خروج کرے گا؟

حضرت امیر (ع) نے فرمایا: یاد رکھو جو کچھ میں کہتا ہوں! دجال اس وقت اٹھے گا جب لوگ نماز ترک کر دیں گے؛ امانت کو ضائع کر دیں گے؛ دروغ گوئی کو مباح سمجھیں گے؛ رباخواری (اور سودخوری) کریں گے؛ رشوت لیں گے؛ عمارتوں کو مضبوط بنائیں گے؛ دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالیں گے؛ سفیہوں اور بے وقوفوں کو کام پر مأمور کریں گے؛ عورتوں کے ساتھ مشورے کریں گے؛ صلہ ارحام کو منقطع کر دیں گے، ہوا و ہوس کی پیروی کریں گے؛ ایک دوسرے کے خون کو ناچیز سمجھیں گے؛ حلم اور بردباری کو کمزوری اور ضعف کی علامت سمجھیں گے اور ظلم و ستم کو اپنے لئے اعزاز و افتخار تصور کریں گے...

* عن علي عليه السلام قال: يأتي على الناس زمان همّهم بطونهم، و شرفهم متاعهم و قبلتهم نساؤهم و دينهم دراهمهم و دنانيرهم، اولئك شرار الخلق، لا خلاق لهم عندالله. (30)

امیرالمؤمنین (ع) نے فرمایا: لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا جب ان کی ہمت ان کے پیٹ سے تجاوز نہیں کرے گی؛ ان کا شرف و اعتبار ان کے اموال اور ساز و سامان پر منحصر ہوگا۔ ان کا قبلہ ان کی عورتیں اور ان کا دین ان کے درہم و دینار ہونگے؛ وہ بدترین لوگ ہیں جن کے لئے خدا کی بارگاہ میں کوئی حصہ اور کوئی بہرہ نہیں ہے۔

* عن علي عليه السلام قال: يأتي على الناس زمان لا يُتَّبَع فيه العالم و لا يستحيى فيه من الحليم و لا يوقر فيه الكبير و لا يرحم فيه الصغير يقتل بعضهم بعضاً... (31)

علی بن ابیطالب (ع) نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جہلوگ عالم کی پیروی نہیں کریں گے؛ صابر و حلیم انسانوں سے حیا نہیں کریں گے [وہ لوگوں کی بدکاریوں کے سامنے جتنا بھی صبر و حلم اپنائے وہ پھر بھی اس سے حیاء نہیں کرتے اور اس کے سامنے بدکاریاں جاری رکھتے ہیں] اس زمانے میں بڑوں کی تکریم نہیں ہوتی اور بچوں پر رحم نہیں کیا جاتا؛ بعض لوگ بعض دوسروں کا خون بہاتے ہیں اور انہیں [بلاوجہ] قتل کرتے ہیں۔

* عن عاصم بن ضمره عن علي عليه السلام انه قال: لتملأن الارض ظلماً و جوراً حتى لا يَقُولَ أَحَدُ اللَّهِ الْاَ مستخفياً، ثم ياتي الله بقوم صالحين يملؤونها قِسْطاً و عدلاً كما مُلِئَتْ ظلماً و جوراً. (32)

عاصم بن ضمره حضرت علی (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ع) نے فرمایا: [آخر الزمان] میں زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی، کوئی بھی خدا کا نام زبان پر نہیں لائے گا۔ مگر خفیہ طور پر اس دور کے بعد ہی خداوند متعال صالح اور نیکوکار لوگ لائے گا جو زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں گے جیسے کہ یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

* ان بين يدى القائم عليه السلام سنين خدّاعة يَكْذِبُ فيها الصادق و يصدّق فيها الكاذبُ و يَقَرِّبُ فيها الماحِلُ و ينطق فيها الرُّويْبِضَةُ قلت و ما الرُّويْبِضَةُ و ما الماحِلُ؟ قال: او ما تقرؤون القرآن قوله و هو شديدُ المِحالِ قال: يريذُ المكر، فقلتُ و ما الماحِلُ؟ قال: يريذُ المكَارَ. (33)

حضرت علی (ع) فرماتے ہیں: قیام قائم علی السلام سے قبل مکر و دغا بازی کے سال درپیش ہیں۔ ان سالوں کے دوران سچے لوگ جھوٹے سمجھے جائیں گے اور ان کے عوض جھوٹے لوگ سچے سمجھے جائیں گے؛ "ماحل" مقرب ہو جائے گا اور "رویبضہ" بولنے میں دوسروں پر سبقت لے گا۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین "رویبضہ" اور "ماحل" کون ہیں؟

حضرت امیر (ع) نے فرمایا: کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا جہاں خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے: ... «و هو شديد المِحال» (33-1) اور فرمایا: محال وہ شخص ہے جو مکر و حیلہ گری کرتا ہے اور زیادہ مکر کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

ایک نکتہ: اس روایت میں رویبضہ کی وضاحت نہیں ہوئی ہے مگر ایک دوسرے مقام پر کسی مناسبت سے رسول اللہ (ص) فرماتے ہیں:

رويبضة : الرجلُ النَّافِهُ يَنْطِقُ في امرِ العامّةِ (2-33)

رویبضہ وہ پست و حقیر اور بے شخصیت آدمی ہے جو پستی اور نااہلی اور سفلیگی کے باوجود لوگوں کے امور میں مداخلت کرتا ہے اور لوگوں کی جگہ اظہار خیال کرتا ہے۔

ظہور مہدی علیہ السلام کی نشانیاں

روایات میں نہ صرف امام زمانہ کی ظہور کے لئے وقت کا تعین نہیں ہوا ہے بلکہ وقت کے تعین سے روکا بھی گیا ہے؛ تاہم ظہور کے لئے علائم اور نشانیوں کا بیان موجود ہے۔ اور لوگ ان علامتوں اور نشانیوں کی روشنی میں قرب ظہور کی تشخیص کرسکتے ہیں۔ یہ نشانیاں کئی قسموں میں تقسیم کی جاتی ہیں:

* حتمی اور

* غیر حتمی

سال ظہور کی نشانیاں اور ظہور سے دور کے برسوں کی نشانیاں

معاشرتی نشانیاں

اخلاقی نشانیاں

طبیعی نشانیاں؛ وغیرہ

[البتہ یہ تمام نشانیاں حتمی اور غیر حتمی نشانیوں کے زمرے میں آتی ہیں] ان علامتوں اور نشانیوں کے سلسلے میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے کلام میں صرف دو نمونوں پر اکتفا کیا جاتا ہے:

*...عن ابی رومان، عن علی علیہ السلام قال: إذا نادى منادٍ من السماء، ان الحق في آل محمدٍ فعند ذلك يظهر المهديُّ على أفواه الناس، و يشربون ذكره فلا يكون لهم ذكرٌ غيره. (34)

ابو رومان روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابیطالب (ع) نے فرمایا: جب منادی آسمان سے ندا دے گا کہ "بتحقیق حق آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ہمراہ ہے" ان ایام میں حضرت مہدی علی السلام کا نام لوگوں کا ورد زبان ہو جائے گا؛ پوری دنیا ان کے نام مبارک سے مالا مال ہو جائے گی اور صورت حال یہ ہوگی کہ ذکر مہدی (ع) کے سوا کوئی ذکر نہ ہوگا۔

* عن الصادق علیہ السلام عن آبائه علیہم السلام ان علیا علیہ السلام قال: اذا وَقَعَتِ النارُ فی حجازکم و جرى الماء فی نجفکم فَتَوَقَّعُوا ظُهُورَ قائِمکم. ((اثبات الهداة، ج 3 ص)) 578.

امام صادق علیہ السلام اپنے آباء طاہرین کے توسط سے امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ع) نے فرمایا: جب آگ سرزمین حجاز میں شعلہ ور ہوگی اور نجف میں سیلاب آئے گا حضرت قائم (ع) کے ظہور کے منتظر رہو۔

اصحاب مہدی علیہ السلام

امام زمانہ (ع) کے اصحاب کے اوصاف، ان کی تعداد، ان کے شہروں، امام (ع) کے ساتھ ان کے ربط و تعلق اور آپ (ع) کی بیعت و اتباع کی کیفیت کے بارے میں متعدد روایات وارد ہوئی ہیں۔ اس سلسلے میں امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

* عن حکیم بن سعد عن امیر المؤمنین علیہ السلام قال: اصحاب المهديّ شبابٌ لاکھول فیہم الا مثل کحل العین و الملح فی الزاد و اقل الزاد الملح. (35)

حکیم بن سعد امیر المؤمنین (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ع) نے فرمایا: مہدی (ع) کے اصحاب سب نوجوان ہیں؛ ان کے درمیان بوڑھا شخص نہیں پایا جاتا۔ مگر آنکھ میں سرمے یا طعام میں نمک کی مقدار کے برابر جبکہ طعام میں سب سب کم مقدار نمک کی ہوتی ہے۔

* قال امير المؤمنين عليه السلام: ...ثم اذا قام تجتمع اليه اصحابه على عدّة اهل بدر و اصحاب طالوت و هم ثلثمائة و ثلاثة عشر رجلا، كلّهم ليوث قد خرجوا من غاباتهم مثل زبر الحديد لو أنّهم همّوا بازالة الجبال الرّواسى لزالوها عن مواضعها فهم الذين وحدوا الله به حق توحيد، لهم بالليل اصوات كاصوات الثواكل خوفا من خشية الله تعالى، قوّام الليل، صوّام النهار، و كأنّما ربّاهم أبّ واحدة قلوبهم مجتمعة بالمحبة و النصيحة... (36)

امير المؤمنين (ع) فرماتے ہیں: ... پھر جب وہ قیام کریں تو ان کے اصحاب ان کے گرد جمع ہونگے اور ان کی تعداد اصحاب بدر اور اصحاب طالوت جتنی اور 313 ہوگی۔ وہ سب اپنی کمینگاہوں سے نکلے ہوئے شیروں کی مانند ہیں؛ لوہے کے ٹکڑوں کی مانند، اگر وہ سخت اور مضبوط پہاڑوں کو اکھاڑنے کا ارادہ کریں تو یقیناً انہیں اکھاڑ دیں گے۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جو مہدی (ع) کے ذریعے خدا کی یکتائی پر ایمان رکھتے ہیں اور یکتا پرستی کا حق ادا کرتے ہیں؛ راتوں کو ان کی صدائیں ان عورتوں کی مانند ہیں جن کا جوان فرزند مرگیا ہو اور خدا کے خوف سے رات کو حالت نماز میں رہتے ہیں اور دنوں کو روزہ رکھتے ہیں؛ گویا ایک باپ اور ایک مان نے ان کی پرورش کی ہے؛ محبت اور نصیحت و خیرخواہی کے سلسلے میں ان کے دل ایک اور متحد ہیں۔

مہدی علیہ السلام کی حکومت

شیعیان اہل بیت علیہم السلام کے عقیدے کے مطابق، امام زمانہ (ع) اسلام کی تعلیمات عالیہ کے مطابق ایک عالمی حکومت کی تشکیل کے ذریعے، پوری دنیا میں موجود کمیوں اور خامیوں کو دور اور عدل و انصاف کو دنیا میں مستقر کر دیں گے۔

نبی اکرم (ص) اور تمام ائمہ (ع) کے کلام میں حضرت مہدی (ع) کی حکومت کی خصوصیات اور آپ (ع) کے دور حکومت میں انجام پانے والے امور کے بارے میں کثرت کے ساتھ مطالب ملتے ہیں جن کے مجموعے کا مطالعہ کر کے ایک اسلامی حکومت کا مکمل اور نہایت روشن و شفاف خاکہ نظروں کے سامنے آتا ہے۔ یہاں اسی حوالے سے امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقولہ روایات کے بعض نمونے پیش خدمت ہیں:

* حدثنا عبد الله بن مروان، ...عن علي عليه السلام قال: يلي المهديّ امرّ النَّاسِ ثلاثين سنة او اربعين سنة... (37)

عبدالله بن مروان نے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام 30 یا 40 برسوں تک لوگوں پر حکمرانی کریں گے۔

* يعطف الهوى على الهدى اذا عطفوا الهدى على الهوى و يعطفُ الرَّأْيَ على القرآنِ اذا عطفوا القرآنَ على الرَّأْيِ ... فَيَرْيَكُمُ كَيْفَ عَدْلُ السَّيْرِ، و يحيي مَيِّتَ الْكِتَابِ و السَّنَةِ... (38)

[امام زمانہ (ع) جب ظہور کریں گے] نفسانی خواہشات کو ہدایت اور رستگاری کی طرف لوٹائیں گے - جب لوگ ہدایت الہی اور تقویٰ و پارسائی کو نفسانی خواہشات کی پیروی میں تبدیل کرچکے ہوں گے؛

لوگوں کے آراء و افکار کو قرآن کے تابع کر دیں گے - جبکہ لوگ قرآن کو اپنے آراء و افکار کا تابع بنا چکے ہوں گے - ...

وہ تمہیں دکھا دیں گے کہ مملکت داری اور حکمرانی میں عدل کس طرح لاگو ہوتا ہے؟ اسی طرح

قرآن و سنت کے فراموش ہونے والی تعلیمات کو زندہ کریں گے....

* قال امیر المؤمنین علیہ السلام: ... فلا یترک عبداً مسلماً الا اشتراہ واعتقه، و لا غارماً الا قضی دینہ، و لا مظلماً لآخذ من الناس الا ردھا، و لا یقتل منهم عبداً الا ادى ثمنہ... و لا یقتل قتیل الا قضی عنہ دینہ، و الحق عیالہ فی العطاء حتی یملا الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً و عدواناً... (39)

امیر المؤمنین (ع) نے فرمایا: ... حضرت مہدی (ع) کسی مسلم غلام کو اپنے حال پر نہیں چھوڑیں گے اور مسلم غلاموں کو خرید کر آزاد کریں گے؛ روئے زمین پر کوئی بھی مقروض نہ رہے گا اور مقروضین کے قرض ادا کر دیں گے؛ جس کسی کا مظلوم اور حق جس کسی کے ذمے بھی ہوگا آپ (ع) اسے صاحب حق کے پاس لوٹا دیں گے؛ مارے جانے والوں کی دیّت ادا کریں گے؛ جو شخص بھی مارا جائے گا آپ (ع) اس کے قرض ادا فرمائیں گے اور پسماندہ خاندانوں کے امور کا انتظام عام خاندانوں کی مانند چلائیں گے؛ حتیٰ کہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں جیسے کہ یہ ظلم و تجاوز سے بھری ہوئی ہوگی....

* قال علی علیہ السلام: ... لو قد قام قائمنا لذهبت الشحناء من قلوب العباد و اصطلحت السباع و البهائم حتی تمشی المرأة بین العراق الی الشام... علی رأسها زینتها لا یھیجها سبعٌ و لا تخافہ... (40)

امیر المؤمنین (ع) فرماتے ہیں: ... جب ہمارے قائم قیام کریں گے، بغض و کینہ بندگان خدا کے قلوب سے چلتا بنے گا، حتیٰ وحشی حیوانات اور درندے بھی ایک دوسری کے ساتھ سازگار ہوں گے؛ امن و امان کا حال یہ ہوگا کہ ایک اکیلی عورت عراق سے شام کا سفر اختیار کرسکے گی؛ جس کے سر پر اس کا زیورات اور اسباب زینت ہونگے مگر وہ کسی قسم کے خوف و ہراس کا سامنا نہیں کرے گی۔

حضرت مہدی علیہ السلام در قرآن

قرآنی آیات میں امام زمانہ علیہ السلام کا نام گرامی صراحت کے ساتھ حاضر نہیں ہوا ہے مگر چونکہ ائمہ معصومین علیہم السلام قرآن کے حقیقی مفسرین ہیں ان ذوات مقدسہ نے بہت سے آیتوں کی تفسیر کرتے ہوئے انہیں مہدویت اور امام زمانہ کے معارف پر تطبیق و تفسیر فرمایا ہے۔ جن آیات کو امیر المؤمنین علیہ السلام نے امام زمانہ سے متعلق قرار دیا ہے وہ یہ دو آیتیں ہیں:

* عن امیر المؤمنین علیہ السلام قال: النور القرآن، و النور اسمٌ من اسماء اللہ تعالیٰ... قال اللہ تعالیٰ فی سورة النور: اللہ نور السماوات و الارضِ مَثَلٌ نورہ کمشکاةٍ فیہا مصباح المصباح فی زجاجة الزجاجۃ کانہا کوکب درّی... (41)

فالمشکاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و المصباح الوصی، و الاوصیاء علیہم السلام و الزجاجۃ فاطمہ، و الشجرة المبارکة رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و الکوکب الذری القائم المنتظر الذی یملا الارض عدلاً. (42)

امیر المؤمنین (ع) نے فرمایا: نور قرآن ہی ہے اور نور خدا کے اسماء میں سے ایک اسم ہے؛ ... خداوند عزوجل سورہ نور میں فرماتے ہیں: خداوند متعال آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال اس چراغدان کی ہے جس میں چراغ ہو اور وہ چراغ ایک شیشے کے حباب کے درمیان ہو جو ستارے کی مانند چمکتا ہوا اور زیتون کے مبارک درخت [کے تیل] سے روشن ہے...

اس کے بعد حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: مشکاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہیں اور مصباح وصی [یعنی تمام اوصیاء] ہیں اور حباب یا شیشہ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ہیں اور کوب دری یا روشن اور چمکتا ستارہ حضرت قائم منتظر علیہ السلام ہیں جو زمین کو عدل سے بھر دیں گے۔

* [قال] امیر المؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام: المستضعفون فی الارض، المذکورون فی الكتاب (43) الذین يجعلهم اللہ ائمة، نحن اهل البيت؛ یبعث اللہ مہدیہم فی عزہم و یذل عدوہم. (44)

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: روئے زمین پر مستضعفین - جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے اور اللہ انہیں ائمہ قرار دیتا ہے - ہم ہیں اور خداوند متعال ہمارے مہدی کو آخر الزمان میں مبعوث فرمائے گا پس وہ انہیں [مستضعفین کو] عزت و تکریم سے نوازیں گے اور ان کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کر دیں گے۔

مآخذ و منابع:

1. خصال ج 2 ص 541 ح 15 .
2. حفظ حدیث کے بارے میں مختلف آراء ہیں جیسے:
- ذہن نشین کرنا.
- ذہن نشین کرنے یا لکھنے اور دوسروں کے لئے نقل کرنے اور ہر ممکن ذریعے سے احادیث کی محافظت اور نگہبانی، تا کہ وہ نابود نہ ہوں؛ علماء نے حفظ حدیث کے لئے چھ روشوں کا ذکر کیا ہے: 1. استاد سے سننا 2. استاد کو سننا 3. استاد کو سنانے والے سے سننا 4. استاد کی اجازت سے نقل کرنا و... (اربعین شیخ بہائی، ص 66 و 65)
3. کمال الدین، ج 1 ص 302 ح 11.
4. نہج البلاغہ فیض الاسلام، حکمت 139 ص 1158.
5. معانی الاخبار، ج 1 ص 138 باب 28 ح 9 ط دار الکتب الاسلامیہ؛ بحار الانوار، ج 35 ص 45.
6. ملاحم ابن طاووس، ص 175 ح 203 کنز العمال، ج 14 ص 591 ح 39675.
7. کمال الدین، ج 1 ص 304 اثبات الہدایہ، ج 6 ص 395.
8. بحار الانوار، ج 51 ص 110 و 111.
- 8-1. کنیز سے مراد خدا کی کنیز ہے جیسا کہ عبد اللہ سے مراد بندہ خدا ہے اسی طرح اُمّہ اللہ سے مراد اللہ کی کنیز ہے۔ قرآن میں مردوں کے لئے عبد اور عورتوں کے لئے امہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ سورہ نور آیت 32 میں ارشاد ربانی ملاحظہ ہو: «... وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ...»

9. بحار الانوار، ج 51 ص 115

10. فتن ابن حماد، 264 ح 1043 ط دار الكتب العلمية؛ ملاحم ابن طاووس، ص 320 ح 459 ط مؤسسه صاحب الامر (ع) .

11. ملاحم ابن طاووس، ص 155 ح 193

12. كمال الدين، ج 2 باب 56 ص 648

13. عقد الدرر، ص 64 عرف السيوطي، الحاوي، ج 2 ص 73

14. بحار الانوار، ج 51 ص 132

15. برهان المتقى، ص 101 ح 8.

16. منتخب الاثر، ص 151 ح 30

17. غيبة نعماني، ص 212 - 214، بحار الانوار، ج 51 ص 115

18. كمال الدين، ج 1 ص 303 اثابة آلهداة، ج 3 ص 571

19. كمال الدين، ج 1 ص 303 ح 14

20. كمال الدين، ج 1 ص 302 ح 9.

21. بحار الانوار، ج 51 ص 109 و 110 ح 1

22. غيبت نعماني، ص 140 و 141

23. بحار الانوار، ج 51 ص 112 و 113 ح 8

24. الخصال، ج 2 ص 740 حديث اربعمأة، ط انتشارات علميه اسلاميه.

25. بحار الانوار، ج 52 ص 122

26. نهج البلاغه فيض الاسلام، حكمت 98 ص 1132

27. منتخب الاثر، ص 426 ح 4 ط مكتبة الصدر.

28. بشارة الاسلام، ص 80 ط دار الكتب الاسلامي؛ الزام الناصب، ص 185 ط مؤسسه مطبوعاتي حق بين، مختصر اختلاف كي سانه بحواله "روزگار ربايي".

29. بحار الانوار، ج 52 ص 192 و 193

30. كنز العمال، ج 11 ص 192 ح 31186

31. كنز العمال، ج 11 ص 192 ح 31187

32. بحار الانوار، ج 51 ص 117 منتخب الاثر، ص 484

33. غيبت نعماني، ص 278

33-1. سوره رعد آيه 13.

33-2. كنز العمال ج 14 صص 216 و 217. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بين يدي الساعة سنين خوادع

يخون فيها الامين ، ويؤتمن فيها الخائن ، وتنطق الروبيضة في أمر العامة ، قال: قيل: وما الروبيضة يا رسول الله ! قال: سفلة الناس (المصنف صنعاني ج 11 ص 382).

34. منتخب الاثر، ص 163 و 443 ملاحم ابن طاؤس، ص 129 ح 136.

35. بحار الانوار، ج 52 ص 333 ح 63

36. نوائب الدهور في علائم الظهور، ج 2 ص 114 ط كتابخانه صدوق.

37. كنز العمال، ج 14 ص 591 ح 39646 منتخب الاثر، ص 487.
38. نهج البلاغه فيض الاسلام، خ 138 ص 424 و 425
39. بحار الانوار، ج 52 ص 224 و 225
40. بشارة الاسلام ص 236
41. سوره نور، آيه 35
42. معجم احاديث المهدي (ع)، ج 5 ص 274 ح 1699
43. اس آيت كى طرف اشارہ ہى جہان ارشاد ہوتا ہى: «وَتُرِيدُ أَنْ تَمَنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَتَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَتَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ»؛ اور ہم نے ارادہ كيا كہ روئے زمين پر محروم كئے جانے والوں پر احسان كريں اور انہيں لوگوں كے امام قرار ديں اور انہيں زمين كے وارث قرار ديں. (سوره قصص، آيت 5)
44. منتخب الانوار المضيئة، سيد بهاء الدين على النيلي النجفى، ص 30